

### ملکی میشیت کا چشم کشا منظر نامہ

ملکی میشیت بلاشبہ قیاسات اور امکانات کے ایک محور سے نکل کر دوسرا ہے بر مودا انگل میں داخل ہونے کے دلپس پر دوسرے میں ہے، مشیر خزانہ عبدالحق شیخ ایک گروپ تصویر میں نظر آ رہے ہیں جس میں ولاد بینک کے ساتھ ایک معابرہ پر دستخط ہو رہے ہیں، تجربی تکمیل اصلاحات اور ہائی اینجوری کیشن کے فروع سے متعلق ہے۔ اطلاع ہے کہ عالمی بینک پاکستان کو 91 کروڑ 80 لاکھ ڈالر قرضہ دیا گا، 40 کروڑ ڈالر اعلیٰ تعلیم کی ترقی پر خرچ ہو گے۔ عوای شعور اس پیش جس میں تکمیلی بڑھائی جا رہی ہے اور باقی 40 کروڑ ڈالر اعلیٰ تعلیم کی ترقی پر خرچ ہو گے۔ عوای شعور اس پیش رفت پر مفترض نہیں ہو گا کیونکہ حکمران اور ملکی میشیت کے استحکام، ترقی اور عوام کی خوشحالی کے گردیدہ معاشری پلان کا بنیادی مقصود ایک فلاحتی معاشرہ کا اجتماعی قیام ہے جس کی تکمیل ریاست مدینہ کے ابتدائی نقوش پر کی جا رہی ہے، یہ تاسک انتہک بھی ہے اور ملکی میشیت کو اس کے اتحصالی، فرسودہ، کرتا اور تریکل ڈاؤن شرات کے بے فرش ہونے کے الزام سے بچانے کی صاب کوشش بھی ہو سکتی ہے۔ حقیقت معاشری اصطلاح میں حکومت کے لیے ایک "ناٹر روب و اکنگ اور ڈانگ و داواوف" کے مترادف ہے۔ ایک عام فہم میں میشیت نامہ تو یہ ہے کہ حکومت کو جو میشیت ملی وہ درشت میں قرضوں کا بوجہ دے گئی ہے۔ پیٹی آئی کا کہنا ہے کہ بھیکی دو حکومتوں نے سسٹم ناکارہ کر دیا، حکومت جو کچھ ادھرا وہ سے مانگ کر لارہی ہے وہ سب سو وار ار یوں ڈالر کے پر چیز قرضوں کی ادا سمجھی میں خرچ ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم عمران خان پر دباؤ کیش جبکی ہے، سیاسی، معاشری، تزویری، خارجی اور اسرائیلی و سفارتی، وہ چوکھی لڑائی لازم ہے ہیں، حکومت اس دباؤ سے نکلنے کے لیے بھی کوئی کیمین ناٹک کے طور پر اپنے معاشری رفتہ سے کام لینے کے جتن کر رہی ہے۔ اپوزیشن کو اور اک کرنا چاہیے کہ پیٹی آئی حکومت کچھ کر رہی ہے تو معاملہ نویں میشیت تک پہنچا ہے، معاشری ریسیکو کی کوششیں جاری ہیں، حکومتی سپر کوئی کام نہ ہو تا تو معاشری دیوالیہ پن سے کون روکنے والا تھا، الہاذ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشری حقوقن کو سارے استیک ہولڈر تسلیم کریں، معاشری استحکام سب کے مفاد میں ہے، اس میں کسی پوائنٹ اسکو ٹنگ کی گنجائش نہیں ہوئی چاہیے، یہ تو یہ اپوزیشن کے لیے سیاست کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ میشیت کو مرکزیت کے دھارے میں لانے کی تو یہ ذہنے داری کو چیلنج سمجھ کر قول کرنا ہو گا۔ مسائل بے پناہ ہیں، روز سوالات اٹھتے ہیں، اگلے دن ایمنشی اسیکم پر کالا دھن رکھنے والوں کا مایوس کرن دعماً عمل حکومتی معاشری ماہرین کے لیے ایک نئی افتادہ بنا، تاہم وزیر ملکت برائے خزانہ حمدان ظہر نے یقین ظاہر کیا ہے کہ آئندہ ہفت سے ایمنشی اسیکم پر لوگوں کا دعماً عمل بہتر ہو جائے گا، درحقیقت حکومتی سیاسی تو یہ ایڈ ایک پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ دنیا میڈی پر قائم ہے لیکن معاشری ماہرین کی ایک قسم انتہائی بے رحمانہ نظام طلب و رسدا، نفع اندوزی کے مجرمانہ رہنمائن اور دولت کے سفاکار اور ہکار کے محور سے کبھی نہیں بُتی، اکثر اوقات میشیت دان بھی شاعروں کے طرز بیان کی خوش چیزیں کرتے ہوئے اتفاقیات کی سیاسی جعل سازی کا ذکر پوچھ کرتے ہیں کہ مرے محبوب نے وعدہ کیا ہے پانچویں دن کا کسی سے نہ لیا ہو گا کہ دنیاچار دن کی ہے اور حکومت نے گھر بیو صارفین کے لیے کم جواہی سے گیس کی قیمتوں میں 200 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، حکومت نے یہ فیصلہ بیوادی طور پر ڈالر کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے کیا ہے تاہم پڑو لیم ڈویڈن نے اشرافیہ کے لیے گیس کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا جو سب سے زیادہ گیس استعمال کرتے ہیں۔ عوام کو نئی حکومت سے کئی شکایات ہیں، مہنگائی بس سے باہر ہو گئی ہے، بھیکی، گیس، ٹرانسپورٹ اور تعلیم کے بنیادی اخراجات، صحت کے علاج معاملہ کے لیے سوتوں کی فرماہی اہم دعے داری ہے۔ عمران خان سے عوام کی اتفاقات بھی ماڈنٹ ایورسٹ سے بلند تر ہیں، ہر ووٹ مسئلہ کا حل چاہتا ہے، بیو و نگاری اور غربت کا خاتمه ہونا ہے، حکومت ہو سکتا ہے کہ ترجیحات اور جمہوری شرات کی فرمائی کے سسٹم میں ست روی کا ٹککار ہو رہی ہو، اسے سختی کا موقع عوام اور اس کے ووٹری دیتے ہیں، اپوزیشن کو ملکی صورتحال کی ڈائیکس کا اور اک ہے، حالات انتہائی طرف نہ جائیں تو یہی صابن مشورہ ہے، ملک ایک فیصلہ کن انتخابی آزمائش سے نکل کر نئے معاشری، سماجی اور سیاسی حقوق سے ہمکار ہو گیا، امتحان کی گھری ہے، سیاسی تیاد اپوزیشن سے مل کر حالات کے دھارے کو کسی بھی وقت تبدیل کر سکتی ہے۔ یہی تو زندہ قوم کا شیدہ ہے۔ کسی doomsday کا کوئی خطرہ نہیں، سیاست امکانات کا ہوشمندانہ کھیل ہے۔ اور یاد رکھئے یہ ملک قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ ترین گلشن سب کا کام ہے۔